ریاض الاسلام: عہدِ وسطیٰ کی ہند اسلامی اور ہند ایرانی تاریخ کے ایک مورّخ

عارف نوشاہی*

پروفیسر ڈاکٹر ریاض الاسلام (۱۹۱۹-۲۰۰۷ء) سے راقم السطور کا تعلق کم از کم بیس پچیس برسوں پر محیط رہا اور یہ ان کی زندگی کے آخری سالوں تک برقرار رہا۔ وہ کراچی میں رہتے تھے اور راقم اسلام آباد میں، چنانچہ مراسلت اور فون کے ذریعے رابطہ رہتا۔ جب میرا کراچی جانا ہوتا، کراچی یونیورسٹی کے انسٹی ٹیوٹ آف دی سنٹرل اینڈ ویسٹ ایشین سٹڈیز میں ان سے ملاقات ضرور ہوتی۔ وہ اس ادارے کے عمومی مدیر تھے۔ انھوں نے اپنے ادارے کے زیرِ اہتمام کراچی میں منعقدہ وسطی ایشیا پر عالمی کانفرنس (۲۷-۳۰ نومبر ۱۹۹۳ء) میں بھی مجھے آزاد سامع کے طور پر شرکت کا موقع دیا۔ میں ان کے اور ممتاز ایرانی مورّخ ایرج افشار (۱۹۲۵-۲۰۱۱ء) کے درمیان رابطے کا کام بھی دیتا رہا۔ جب ۱۹۸۴ء میں انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے ایرج افشار کی مرتّبہ جامع التواریخ حسنی طبع ہو رہی تھی تو اس کے ایک حصّے کی پروف ریڈنگ میرے ذمہ لگائی گئی۔ ایک دفعہ براستہ کراچی، ایران جاتے انھوں نے ایرج افشار کے لیے ایک خط مجھے دیا جس میں انھیں ادارے کا تاحیات اعزازی رکن بنایا گیا تھا۔ یہ خط میں نے تہران میں افشار کے حوالے کیا۔ ریاض الاسلام مرحوم نے مجھے انسٹی ٹیوٹ کا تاحیات رکن بنا لیا تھا۔ اس حیثیت سے ادارے کی تمام مطبوعات وہ مجھے اعزازی طور پر بھیجتے رہے ۔ گاہے ان کتابوں پر خیر سگالی کلمات بھی لکھ دیتے تھے۔ ان کی طرف سے ادارے کی آخری کتاب جو مجھے موصول ہوئی وہ مقالاتِ راشدی (مرتّبہ غلام محمد لاکھو، ۲۰۰۲ء) تھی جس پر میرا ایک تبصرہ نقطۂ نظر، اسلام آباد میں شائع ہوا۔ اس کتاب میں چوں کہ کتابت کی بے شمار اغلاط ہیں، ان کی نشان دہی کرتے ہوئے میں نے کچھ سخت جملے کتاب کے مرتّب اور ناشر کی سہل انگاری کے بارے میں لکھ دیے جو ریاض الاسلام مرحوم کو ناگوار گذرے جس کا اظہار انھوں نے مجھ سے کیا۔ اس کے بعد ان سے رابطہ نہ ہوا۔ لگتا ہے وہ مجھ سے اسی ناراضگی کے عالم میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں، جس کا مجھے بے حد افسوس رہے گا۔

ریاض الاسلام مرحوم کے حالات اور خدمات پر میں نے ۲۰۱۱ء میں ایک مقالہ انسائیکلوپیڈیا ایرانیکا (شائع کردہ مرکز برائے ایرانی مطالعات، کلمبیا یونیورسٹی، نیویارک) کے لیے لکھا تھا جو ان کی ویب سائٹ پر آن لائن موجود ہے۔ یہ اسی انگریزی مقالے کا جزوی ترمیم اور اضافے کے ساتھ اردو ترجمہ (بقلم ڈاکٹر عصمت درّانی) ہے۔ ع۔ن

* سابق پروفیسر، شعبۂ فارسی، گورڈن کالج، راول پنڈی، مقیم اسلام آباد

ریاض الاسلام نے ۳۰ دسمبر ۱۹۱۹ء کو رام پور (ہندوستان) کے ایک مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی۔انھوں نے ابتدائی اور ثانوی تعلیم امتیاز کے ساتھ مکمل کی اور ''سر رضا علی خان'' طلائی تمغہ حاصل کیا۔انھوں نے ۱۹۴۲ء میں تاریخ میں ایم اے کیا اور ۱۹۴۶ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ان کے انگریزی زبان میں لکھے گئے مقالے کا عنوان ''Life and Culture Under Firoz Shah Tughluq(1377-88-AD) حیات وثقافت بعہد فیروز شاہ تغلق ۸۸-۱۳۷۷ء'' تھا۔علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں محمد حبیب، ابوبکر احمد حلیم، شیخ عبدالرشید، اور معین الحق ان کے نمایاں استادوں میں سے تھے۔

وہ دو سال (۱۹۴۵ء تا ۱۹۴۷ء) سینٹ سٹیفن کالج دہلی میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے بعد ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان آ گئے اور ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۱ء تک پنجاب یونیوسٹی، لاہور میں تدریسی خدمات انجام دیں۔

۱۹۵۱ء تا ۱۹۵۳ء شعبۂ آرکائیوز حکومت پاکستان میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز رہے۔۱۹۵۳ء میں کراچی یونیورسٹی کے شعبۂ تاریخ میں ان کا تقرر بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر ہوگیا۔۱۹۵۷ء میں کیمبرج یونیورسٹی چلے گئے اور مغلیہ دور میں ہند-ایران تعلقات کے موضوع پر مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی کی ایک اور ڈگری حاصل کی۔وطن واپسی پر کراچی یونیورسٹی میں پروفیسر کے عہدے پر ترقی پا کر صدر شعبۂ عمومی تاریخ اور ڈین فیکلٹی آف آرٹس مقرر ہوئے۔

ریاض الاسلام اگرچہ ۱۹۷۹ء میں ملازمت سے سبک دوش ہو گئے، لیکن اس کے باوجود آخری وقت تک پروفیسر ایمریطس اور انسٹی ٹیوٹ آف دی سنٹرل اینڈ ویسٹ ایشین اسٹڈیز، میں بطور سیکرٹری خدمات انجام دیتے رہے، جو ان کی کاوش اور بھرپور مساعی کی بدولت ہی ۱۹۶۸ء میں کراچی یونیورسٹی میں قائم ہوا تھا اور ان کی سرکردگی میں خاصا فعال رہا۔اس ادارے سے بیس (۲۰) تحقیقی کتب شائع ہوئیں، جن میں بعض اہم فارسی متون بھی شامل ہیں۔

ریاض الاسلام کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انھوں نے ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۵ء کے دوران سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن سٹڈیز، لندن، ۱۹۷۷ء میں فردوسی یونیورسٹی، مشہد، اور ۱۹۸۳ تا ۱۹۸۶ء، سینٹ انتھونی کالج، آکسفورڈ میں حکومت پاکستان کی جانب سے قائم کردہ قائداعظم مسند پر استاد کی حیثیت سے تدریسی فرائض انجام دیے۔

انھوں نے متعدد ملکی اور بین الاقوامی کانفرنسوں اور سیمناروں میں بھی شرکت کی۔جیسے: انڈین ہسٹری کانفرنس، علی گڑھ (۱۹۴۳ء)، مستشرقین کانفرنس (ایڈنبرگ ۱۹۶۴ء، کیمبرج ۱۹۶۵ء، کیمبرا ۱۹۷۱ء)، پہلی پاکستان ہسٹری اینڈ کلچر کانگریس، اسلام آباد (۱۹۷۳ء)، البیرونی انٹرنیشنل کانفرنس، کراچی (۱۹۷۳ء) اور سارک ہسٹری کانفرنس، ڈھاکہ (۱۹۸۸ء) وغیرہ۔

۲۰۰۶ء میں ان کی علمی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے انھیں ''ستارۂ امتیاز'' سے نوازا۔

ریاض الاسلام نے ۱۳ اگست ۲۰۰۷ء کو کراچی میں وفات پائی اور وہیں کراچی یونیورسٹی کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

مطبوعہ تصانیف:

۱۔ *Indo-Persian Relations*

یہ کتاب بنیادِ فرہنگ ایران، تہران سے ۱۹۷۰ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں بابر کی تخت نشینی (۹۱۶ھ/ ۱۵۱۰ء) سے اورنگ زیب عالمگیر کے بعد تک کے دور میں ہند کی تیموری اور ایران کی صفوی سلطنتوں کے سیاسی اور سفارتی تعلقات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کتاب پر تبصرے کے لیے دیکھیے:

Islamic Culture,Hyderabad,1973,Vol:47

محمد باقر آرام اور عباسقلی غفاری نے اس کتاب کا فارسی ترجمہ تاریخ روابط ایران و ہند در دوران صفویہ و افشاریہ کے نام سے کیا، جو موسسۂ انتشارات امیر کبیر، تہران سے ۱۳۷۳ شمسی میں شائع ہوا۔

۲۔ منشآت حسن خان شاملو:

The Shamlu Letters,A New Source Of Iranian Diplomatic Correspondence:

یہ کتاب، ریاض الاسلام کے مقدمہ، حواشی اور منشآت حسن خان شاملو کے فارسی متن کے ساتھ انسٹی ٹیوٹ آف دی سنٹرل اینڈ ویسٹ ایشین سٹڈیز، کراچی سے ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی۔ کتاب پر تبصرے کے لیے دیکھیے:

Ann K.S Lambton, *Bulletin Of the School Of Oriental and African Studies,* (1974) 37:276

۳۔ *A Calender Of Documents On Indo_Persian relations,(1500-1750)*

دو جلدوں پر مشتمل یہ کتاب بنیادِ فرہنگ ایران، تہران اور انسٹی ٹیوٹ آف دی سنٹرل اینڈ ویسٹ ایشین سٹڈیز، کراچی نے ۱۹۷۹-۱۹۸۲ء میں شائع کی۔ یہ کتاب بابر، ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہ جہان، اورنگ زیب کے عہد، اور اورنگ زیب کے بعد کے دور میں ایران، دکن، ماوراء النہر، سلطنت عثمانیہ اور دیگر متفرق درباروں سے مراسلات پر مبنی ہے۔ کتاب پر تبصروں کے لیے دیکھیے:

1. Simon Digby, *Bulletin Of The School Of Oriental And African Studies* ,London,(1982),45,p:593;
2. Pearson, M.N, *South Asia*,Journal Of South Asian Studies,Austalia and New Zealand,Vol:7,No:1,1984,pp:87-91;
3. Morto n, A .H, *Journal Of The Royal Asiatic Society*, London, 1986 ,pp :291-292;
4. ***Richard,M Eaton, International Journal Of Middle Eastern Studies*** , Vol: 16,No:3, August1984;
5. *Hamdard Islamicus*, Karachi, 1982,Vol:5-6,p:105 ;

6. *Journal Of South Asian and Middle Eastern Studies*,Villanova,1986,Vol:10,P:18

۴۔بحر الاسرار فی معرفۃ الاخیار:

The Bahr al-asrar fi ma'rifat il-akhyar, Travelogue of South Asia.

بحر الاسرار فی معرفۃ الاخیار،محمود بن امیر ولی بلخی (ولادت: ۱۰۰۴ھ/۹۶-۱۵۹۵ء) کی فارسی تصنیف ہے جو دراصل مؤلف کا شمالی ہند، بنگال، دکن، جنوبی ہند اور سیلون کا سفرنامہ ہے۔ ریاض الاسلام نے اسے انگریزی مقدمہ، حواشی کے ساتھ تدوین کیا اور انسٹی ٹیوٹ آف دی سنٹرل اینڈ ویسٹ ایشین اسٹڈیز، کراچی نے ۱۹۸۰ء میں شائع کیا۔تبصروں کے لیے دیکھیے:

1. Pearson,M.N, *South Asia*, Journal Of South Asian Studies ,Vol:7,No:1,1984, pp: 87-91;
2. Simon Digby, *Bulletin Of The School Of Oriental and African Studies,*London,1982,45:p:593;
3. Roger M.Savory, *Journal Of Asian History,* Vol:20,III,1987;
4. Richard,M Eaton,*International Journal Of Middle Eastern Studies*,Vol: 16,No:3,August 1984;
5. Muzaffar Alam and Sanjay Subrahmanyam, *Indo Persian Travels In The Age Of Discoveries,1400-1800*, Cambridge University Press,2007,pp:131,159,172;
6. Subrahmanyam,*The Quartarly Review Of Historical Studies*,Calcutta,1986,Vol:26.

۵۔وسطی ایشیا: تاریخ، سیاست اور ثقافت/وسطی ایشیا پر بین الاقوامی کانفرنس کی روداد:

Central Asia:History,Politics and Culture,Proceedings Of The International Conference On Central Asia, November 27-30.1993.

ریاض الاسلام کی مرتبہ یہ انگریزی کتاب بھی انسٹی ٹیوٹ آف دی سنٹرل اینڈ ویسٹ ایشین اسٹڈیز، کراچی سے ۱۹۹۹ء میں شائع ہوئی۔ یہ ان مقالات کا مجموعہ ہے جو انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام کراچی میں منعقد ہونے والی وسطی ایشیا پر عالمی کانفرنس (۲۷-۳۰ نومبر ۱۹۹۳ء) میں پیش کیے گئے۔تبصرے کے لیے دیکھیے:

Islamic Studies, Islamabad,Vol:40,No:2-4,Plim Societ:315.

۶۔جنوبی ایشیا میں تصوّف: چودہویں صدی کے مسلمان معاشرے پر اثرات:

Sufism In SouthAsia:Impact On Fourteenth Century Muslim Society.

۲۰۰۲ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، کراچی سے شائع ہونے والی اس انگریزی کتاب میں وسطی ایشیائی معاشرے کے مختلف طبقات پر تصوف کے منفی و مثبت اثرات پر بحث کی گئی ہے۔تبصروں کے لیے دیکھیے:

1. Nile Grrn, *School Of Oriental and Afrian Studies Bulletin*,Vol:LXVI,Part 3,2003,pp:509-510;

2. Robert Rozehnal ,*The Journal Of Religion*,The University Of Chicago Press, Vol:84,No:4,(Oct,2004)pp:666-66;
3. Tariq Rahman,*For The Love Of God, Dawn*, karachi,14 July,2002.
4. Richard M.Eaton,*IranianStudies*,vol.37,no.2.Afghnistan,(June,2004),pp.354-357

علاوہ ازیں،ان کے متعدد تحقیقی مقالات ملکی اور غیر ملکی مجلّات،دائرۃ المعارف اسلام (EncyclopediaOf Islam) (جدید اشاعت لائیڈن) میں شائع ہوئے۔یونیسکو(UNESCO) کے تحت شائع شدہ وسطی ایشیا کی تہذیبوں کی تاریخ میں باب ۱۴ حصۂ اول متعلق دہلی سلطنت انھی کا لکھا ہوا ہے۔

History Of Civilizations Of Central Asia,(Editor:M.S Asimov,1999)Chapter:14,The Dehli Sultanate,Part One,*"The Establishment Of The Sultanante In The Thirteenth Century And The Nature Of The New Structure In India"*.

غیر مطبوعہ:

ریاض الاسلام اپنی زندگی کے آخری سالوں میں مندرجہ ذیل دو انگریزی کتابوں کی تیاری میں مصروف تھے جو تا حال غیر مطبوعہ ہیں۔

۱۔فیروز شاہ دہلی(۱۳۸۸-۱۳۵۱ء)کی تاریخ:

A History Of Firoz Shah Of Dehli(1351-1388)

۲۔انند رام مخلص کی مرآت الاصطلاح میں معاشرے، اداروں اور سماجی زندگی پر مواد:

Material On Society,Institutions and Social Life In Anand Ram Mukhlis's Meratal-Istilah

انندرام مخلص کی مرآت الاصطلاح کا فارسی متن ریاض الاسلام کی زندگی میں نہیں چھپا تھا۔لیکن حال ہی میں اس کی دو الگ الگ اشاعتیں ہوئی ہیں۔ایک پروفیسر شریف حسین قاسمی کی مرتبہ،دہلی،۲۰۱۶ء اور دوسری ڈاکٹر چندر شیکھر، ڈاکٹر حمید رضا قلیچ خانی اور ڈاکٹر ہومن یوسف دہی کی مشترکہ تدوین،تہران،۲۰۱۶ء۔

مآخذ:

۱۔ صدیقی،احمد حسین، ۲۰۰۳ء،دبستانوں کا دبستان، کراچی،جلد اول،ص:۱۹۲

۲۔ لاکھو،غلام محمد،جنوری-مارچ،۲۰۰۸ء،ڈاکٹر ریاض الاسلام، ایک جلیل القدر محقق،مشمولہ:''پیغام آشنا''،شمارہ ۳۲،اسلام آباد

۳۔ موسوی،مرتضی،۱۳۸۶ش/۲۰۰۷ء،وفیات،مشمولہ:''دانش''،اسلام آباد،شمارہ ۸۹،ص:۲۴۸-۲۴۶

۴۔ خان،بہزاد عالم،۲۶/جنوری ۲۰۰۳ء،*Dr Riazul Islam:A Passion For History,*مشمولہ:روزنامہ'ڈان'،کراچی

۵۔ بلوچ،نبی بخش،۲۰۰۷ء،*World Of Work:Predicament Of A Scholar*،مرتبہ و تعارف:محمد عمر چند،جامشورو،۲،ص ۳۵۰-۳۶۴

۶۔ خان، انصار زاہد، ۲۰۰۷ء، وفیات، مشمولہ: 'جرنل آف دی پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی'، کراچی، جلد LV، شمارہ ۱۔۲

۷۔ اسکول آف دی اورینٹل اینڈ افریقن اسٹڈیز (School Of the Oriental and African Studies) ۱۹۶۰ء، *Report Of The Governing Board and Statement of Accounts*، یونی ورسٹی آف لندن۔

Abstract

The article briefs the published and unpublished works of Riaz-ul Islam, a historian of high stature with particular reference to medieval Hind-Islamic and Hind-Iranic history. The article writer shared his reminisces about the historian and coupled with his short biography. Among those his published works discussed are: Indo-Persian Relegations; Manshaat Hasan Khan Shamlu; A Calendar of Documents on Indo-Persian Relations; Behr al Asrar fi marifatil Akhyar; Wasti Asia: Tarikh, Siasat aur Saqafat; Sufism in South Asia: Impact on Fourteenth Century Muslim Society. His unpublished works are: A History of Feroz Shah of Dehli and Material on Society, Institutions and Social Life in Anand Ram Mukhlis's Meratal Istilah. The article contains other important details such who and where the works of Riaz-ul Islam reviewed.

Keywords: Riaz-ul Islam, Indo-Persian Relegations; Manshaat Hasan Khan Shamlu; A Calendar of Documents on Indo-Persian Relations; Behr al Asrar fi marifatil Akhyar; Wasti Asia: Tarikh, Siasat aur Saqafat; Sufism in South Asia: Impact on Fourteenth Century Muslim Society; A History of Feroz Shah of Dehli and Material on Society, Institutions and Social Life in Anand Ram Mukhlis's Meratal Istilah